یٰٓاَ یُّھَا الَّذِیْنَ اٰ مَنُو اتَّقُوْ االلّٰہَ وَ کُوْ نُوْ ا مَعَ ا لصّٰدِ قِیْنَ ہ(۹:۱۱۹)

مومنو! اللہ سے ڈرو اور صادقوں کے ساتھ رہو

مکتوبِ ملتانی

مولفہ

حضرت بندگی میاسیدناشاہ خوندمیر صدیقِ ولایت رضی اللہ عنہ

سید الشھدا (خلیفۂ دوم حضرت مہدی موعود علیہ السلام)

منجانب

دارُالاِشاعت کُتب سلف الصّالحین جمعیۃ مہدویہ

دائرہ مشیرآباد ِحیدرآباد

مکتوب ملتانی (اردو ترجمہ)

از

خلیفۂ دوم حضرت مہدی موعود علیہ السلام حضرت بندگی میاں سید نا شاہ خوندمیر

صدیقِ ولایت سید الشهدا رضی الله عنه

التماس

مصدقان حضرت امامنا بندگیمیر اں سید محمد جونپوری مہدی موعود خلیفۃ اللہ خاتم ولایت محمدی مراد اللہ علیہم وسلم پر واضح ہو کہ حضرت بندگیمیاں سید خوندمیر صدیقِ ولایت سید الشہدا ءرضی اللہ عنہ کے اس مکتوب کا نام مکتوب ملتانی ہونے کا سبب حضرت بندگی میاں سید روح اللہؒ نے اپنی کتاب پنج فضائل میں بیان فرمایا ہے جب کہ بندگی میاںؓ حج کے ارادے سے روآنہ ہوئے تو اسی سفر میں ایک مقام پر ایک چرواہے نے میاںؓ کو دیکھا اور نزدیک آ کر کہا ''تو کرتار یا تو واوتار'' میاں نے جواب میں فرمایا ''بیا ئندائے میاں حاجی'' ترجمہ: آ ؤائے میاں حاجی۔ بس وہیں سے انکا حال وقال بدل گیا پھر تصدیق و تلقین سے مشرف ہو کر میاں حاجی نے بندگیمیاںؓ سے معروضہ کیا کہ آپ یہاں تھوڑی دیر ٹھہریں تو میں یہ بکریاں جن کی ہیں ان کو دے کر آپ کے ہمراہ چلتا ہوں میاںؓ نے فرمایا جاؤ دے کہ آ ؤ میاں حاجی اپنے وعدہ کے مطابق واپس آ کر بندگیمیاںؓ کے ہمراہ روآنہ ہوئے حج سے واپس آنے کے بعد کچھ عرصہ حضرت کی خدمت میں رہ کر فیضیاب ہوئے پھر بندگیمیاںؓ نے ان کو یہ مکتوب دے کر ملتان، روآنہ کیا وہاں انھوں نے اس مکتوب کے ذریعہ دین مہدی علیہ السلام کی تبلیغ کی اور دعوت الی اللہ فرماتے رہے اور بہت سارے لوگ وہاں ان سے فیض یاب ہوئے (خلاصہ عبارت پنج فضائل مطبوعہ صفحہ ۵۹) اسی وجہ سے یہ مکتوب ملتانی کے نام سے مشہور ہوا۔ نیز نقل ہے کہ ہمایوں بادشاہ دہلی نے اس مکتوب کو آب زر سے لکھوا کر اپنے مطالعہ کے لئے رکھا تھا اس کی نسبت حضرت بندگی میاں سید قاسم مجتہد گروہؒ نے رسالہ اسامی مصدقین میں تحریر فرمایا ہے کہ ہمایوں ساکت اور مائل بہ تصدیق تھا اور اس کے دو بھائی ہندال اور کامران حضرت مہدی علیہ السلام کی تصدیق سے مشرف ہوئے (الخ اسامی مصدقین مطبوعہ صفحہ ۱۹)

اس مکتوب اور رسالہ اسامی مصدقین دونوں کو اردو ترجمہ اور ضروری حواشی کیساتھ تقریباً پینتیس ۳۵ سال قبل حضرت مولوی سید محمود (صاحب اہل دائرہ نو نے بعض اصحاب کے اہتمام سے چھپوایا تھا یہ نسخے بھی اب بالکل نایاب ہیں بریں اس فقیر نے مکتوب ہذا کے مطبوعہ نسخہ کا ایک قلمی نسخہ سے مقابلہ کرنے کے بعد اس کی تصحیح اور ترجمہ کا کام انجام دیا ہے تا کہ معاونین دار الاشاعت ہذا اور دیگر شایقین اس کے مطالعہ سے مستفید ہوں
واللہ الموفق والمعین۔

فقط

المرقوم ۱۴ ماہ جمادی الثانی ۱۳۸۳ھ

راقم

(فقیر حقیر سید خدا بخش رشدی مہدوی)

(حضرت مولانا مولوی سید خدا بخش رُشدی مہدویؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترجمہ مکتُوب ملتانی

وہی ہدایت کرنے والا ہے۔

(اللہ تعالیٰ) جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ دکھاتا ہے جسے اللہ ہدائت دے وہی راہ پر آوے اور جسے گمراہ کرے تو نہ پائیگا تو اس کا کوئی رفیق راہ پر لانے والا شکر ہے اللہ کا جس نے ہم کو اس (مہدی علیہ السلام) کا راستہ دکھایا اور ہم نہ تھے راہ پانے والے اگر ہدایت نہ کرتا ہم کو اللہ بیشک آئے ہمارے پروردگار کے رسول حق لے کر۔اے پروردگار آسان کر میرے لئے اس تحریر کو۔

شروع کرتا ہوں میں نام سے اللہ کے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

اور اسی پر میرا بھروسہ ہے

مہر کردہ لفافہ مشتمل بر راز سربستہ (مفہوم اشعار منظوم) میں ہوں حمد خدا میں اور مقام حمد برتر ہے اسی سے خوش ہوں پر قاصر یہی بس بوجھ دل پر ہے۔تعجب ہے مجھے فرحت پہ اپنی ہے قریں کیوں کر دِل غم دیدہ سے جس میں نزول غم فزوں تر ہے کیا ہے مجھ پہ ممکن کشف اپنے بحرِ ہستی کا حقایق کا تلاطم پہ حیرت خیز منظر ہے وہی ہے ہمیشہ نور سے اپنے ہویدا ہے صدف پر جسم کے ٹھیرے نہ نور اوس کا وہ گوہر ہے۔

[یہ نظم شیخ اکبر محی الدین عربیؒ کی ہے جو شیخ کے رسالہ عنقاء مغرب کی ابتداء میں مرقوم ہے اس سے ان اشعار کا مقابلہ کیا گیا اور بعض الفاظ کی صحت کی گئی جو سہو کتابت سے بدل گئے ہیں چنانچہ الٰہی کی جگہ **الا لھی فایدی** کی جگہ **فابد و علی صدف** کی جگہ **علیٰ صدفی فریق ربی** کی جگہ فریدر بی مکتوب ہذا میں اور مکتوب ہذا میں اور امکنی کی جگہ لکنی قدا ک کی جگہ کہا، یدم کی جگہ مریم فاستر کی جگہ فاسیر رسالہ مذکور میں مرقوم ہے پس بلحاظ لغت وقواعد لفظ صحیح درج متن مکتوب کیا گیا اور اسی کے مطابق مفہوم ہر شعر کا اردو میں لکھا گیا ہے اور آٹھواں شعر جو صورتاً مختلف ہے رسالہ مذکور میں یوں مرقوم ہے تعالیٰ وجود **الذات عن نیل علمنا+بـه عنه فصلی و الفعال قدیم** اس کا مفہوم یہ ہوتا ہے۔ہم اپنے علم سے ذات خدا کو پا نہیں سکتے+اسی سے ہوں جدا اس سے سدا یہ بات اظہر ہے (واللہ علم بالصواب، مترجم)]

نہیں مجھ کو تعجب جسم نورانی پہ کچھ اپنے تعجب نورِ قلبی پر ہے قائم یہ بھی کیوں کر ہے۔اگر ہے کشف سے اور مخزن خاص

ولایت سے تو نورِ تجلی حق دل پہ پھر قایم مقرر رہے ہوا آ گاہ حقیقت سے تو کر علت کا اندازہ کہ رائے خلق کیا دانائے علم ذات بر تر ہے وجودِ ذاتِ حق علم میں آنے سے بالاتر کیا ہے مجھ سے جو عہد عطا بخشش کا خوگر ہے خوشا قاصد میرے رب کا کہ آیا یہ خبر لے کر کہ ختم الاولیاء کا ہو چکا آنا مقرر اس نظم میں ناظم نے اسی امر کی طرف اشارہ کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے خاتم الاولیاء کی تعین کے بارے میں خبر آئی ہے اور عارفوں نے کہا ہے کہ پیغمبروں کا بھیجنا خداوند ارحم الراحمین کی حکمت میں واجب ہے۔ اس لئے کہ اس مالک واجب الوجود کو اپنے بندوں پر فرمان لازم ہے اگر خدائے پاک و برتر بغیر کسی واسطہ کے بشر سے کلام کرے تو ہر فرد بشر کو اس کے سننے کی تاب وطاقت نہیں پس جنس بشر سے ایک ایسا شخص چاہیئے کہ وہ خدا کا فرمان خلق کو پہنچائے سب پیغمبر اسی لئے مبعوث ہوئے کہ شریعت (قانون الٰہی) کو خلق پر ظاہر کریں تا کہ وہ شریعت عالم کی آراستگی اور اولاد آدم کی صلاح وفلاح کا سبب بنے اور احوال ظاہری جو قالب یعنی جسم سے تعلق رکھتے ہیں مستحکم ہوں اور اون کا استحکام تصدیق اور اخلاص قلبی کے بغیر محالات سے ہے اور تمام علماء، پسندیدہ اقوال اور صالحین ستودہ افعال نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ جیسا کہ ارحم الرحمین کی حکمت میں پیغمبروں کی بعثت واجب ہوئی ویسا ہی ایک شخص ولی کامل کا مبعوث ہونا بھی لازم ہوا جو کہ رسول اللہ ﷺ کی ولایت کا مظہر اور آپ ﷺ کی مملکت کے اثقال کا حامل ہوتا کہ احکام اصول اوس کے واسطہ ظاہر ہوں اور احکام اسرار حقیقت کو عالم شریعت میں بیان فرمائے اور تمام احاکم میں رسول اللہ ﷺ کی متابعت کرے اور تمام ظاہر و باطن میں نسبت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رکھتا ہو چنانچہ مقرر ہے کہ ہر نبی علیہ السلام کے لئے اوس کی ایک نظیر ہے اس کی امت سے صاحب گلشن راز فرماتے ہیں (مفہوم ابیات)

اسی کے ہے ہر اک پر تو کا حاصل
بالآخر ایک کا دیگر مقابل
ہے اب ہر عالم (کامل) ازامت
مقابل اک نبیؐ کا درنبوت

اور یہ مرتبہ (مظہر ولایتِ رسول ﷺ اور حامل اثقال مملکتِ رسول ﷺ ہونا) تمام اولیاء کے لئے نہیں جن کو فیض ولایت مطلقہ سے پہنچتا ہے بلکہ یہ مرتبہ خاص خاتم ولایت کا ہے کہ ولایت مقیدہ اوس کی ذات میں ظاہر ہوتی ہے چنانچہ تمام راہ حق کے چلنے والوں اور ذات مطلق کے ڈھونڈنے والوں نے نور محمدی ﷺ کی جس کی تعریف میں فرمانِ رسول ﷺ ہے ''اول ماخلق الله نوری (سب سے پہلی چیز جس کو اللہ نے پیدا کیا میرا نور ہے)'' دو وجہیں ثابت کی ہیں ایک ولایت دوسری نبوت اور دونوں وجھوں کی تمثیل میں آفتاب اور مہتاب کو لاتے ہیں ولایت کو آفتاب سے تمثیل دیتے ہیں اور نبوت کو مہتاب

سے اور تمام انبیاء اور اولیاء کو منازل قرار دیتے ہیں چنانچہ مثنوی گلشن راز میں ہے۔

(مفہوم بیت)

نبیؐ کا نور ہے خورشیدِ برتر
کبھی موسیٰؑ کبھی آدمؑ سے ظاہر

اور بیان کرتے ہیں کہ حضرت آدمؑ سے دین کی صبح ہوئی اور حضرت مصطفےٰ ﷺ سے وقت استوا (نصف النہار) ہوکر دین کا دِن پورا ہوا چنانچہ مثنوی میں ہے۔

(مفہوم ابیات)

نبوت نے ظہور آدم سے پایا کمال اوس کا ہے خاتم سے ہویدا
نبیؐ کا عہد وقت استوا تھا کہ تھا ہر ظل و ظلمت سے مصفا

چنانچہ حق تعالیٰ قسم کھاتا ہے والنھار اذا تجلیٰ اور قسم دن کی جب کہ وہ روشن ہو۔ (اسی وقت استوا کی طرف اشارہ حق تعالیٰ کی قسم میں ہے) جب آفتاب کی شیر منزل مصطفوی میں استوا کو پہنچی اور اس کا ظہور بدجہ کمال ہوا اور اس کا فیض تمام اہل عالم کو پہنچا اور ہر قابل نے اپنا بہرہ لیا تو پھر آفتاب ڈھلا اور اس نے اپنا دوسرا دور شروع کیا مثنوی (مفہوم بیت)

ولایت تھی جو باقی ہو کے سایہ
کیا دور دگر جوں نقطہ دایرہ

اشارہ اس امر کی طرف کرتے ہیں کہ جب مصطفےٰ ﷺ نے عالم سے سفر فرمایا تو آپ ﷺ کی ولایت کا فیض (ظاہر ہونا) باقی رہا تا کہ ذات مہدی علیہ السلام میں ختم ہوا اور دور نقطۂ ولایت اسی فیضان میں تمام ہو۔ (مثنوی مفہوم ابیات)

ہے مظہر کل ولایت کا جو خاتم
مکمل اوس سے ہوئے دورِ عالم
ہیں جملہ اولیاء جوں اوس کے اعضاء
کہ وہ کل اور وہ سب ہیں اس کے اجزا

الحاصل تمام اہل حقیقت نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ ولایتِ مصطفےٰ ﷺ ذاتِ مہدی علیہ السلام میں ختم ہوگی اور سب محققین نے حضرت مہدی علیہ السلام کو خاتم ولایت مصطفےٰ ﷺ کہا ہے اور آنحضرت ﷺ کا ظہور قیامت سے پیشتر

ثابت کیا ہے اور کہا ہے کہ جب تک مہدی علیہ السلام کا ظہور نہ ہو ظہور ولایت محمدﷺ تمام نہ ہو گا اگر چہ ولایت حضرت محمد مصطفےٰﷺ کی ذات میں تھی لیکن پوشیدہ تھی اوس کو ظاہر کرنے کی آنحضرتﷺ نے اجازت نہ پائی بلکہ آپﷺ اظہار شریعت پر مامور تھے پس وہ حسنۂ ولایت محمدیﷺ باقی رہ گیا تھا تا کہ ظہور مہدی علیہ السلام ہو کر مہدی علیہ السلام کی ذات میں ختم ہو چنانچہ (صاحب فتوحات نے) کہا ہے کہ آنحضرت علیہ السلام مقام رسالت میں ہمیشہ ظاہر رہے شریعت کے ساتھ ظاہر نہ فرمایا آنحضرتﷺ نے اپنی ولایت کو احدیت ذاتیہ کے ساتھ جو جامع ہے تمام اسماء الٰہیہ کو کہ پورا کر لیتا اسم ہادی اپنا حق پس باقی رہ گیا یہ حسنہ یعنی آپﷺ کی ولایت باطن ہو کر تا کہ ظاہر ہو خاتم کے مظہر میں اور اسی لئے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں تمہیں اللہ کی یاد دلاتا ہوں میری اہل بیت میں اور بہت سی خبریں رسول مختار صلی اللہ علیہ وسلم سے آئی ہیں اس باب میں کہ خروج مہدی علیہ اسلام آخر زمانے میں ہو گا، چنانچہ فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے اگر باقی نہ رہے دنیا کی مدّت سے مگر ایک ہی دن تو اللہ تعالیٰ دراز کر دے گا اسی دن کو یہاں تک کہ مبعوث ہو اس میں ایک شخص میری اہل بیت سے جو میرا ہم نام ہو گا اس حدیث میں حضرت مصطفےٰ علی السلام فرماتے ہیں جب تک مہدی علیہ السلام نہ آئیں قیامت قائم نہ ہو گی اسلئے کہ مہدی علیہ السلام کا آنا خداوند احکمت الحاکمین کی حکم میں واجب ہے ظہور مہدی علیہ السلام کے بغیر تمام امت کے لئے نجات کی

[حاشیہ صفحہ نمبر (۴۵) تمام اہل حقیقت کا اتفاق اس بات پر ہے کہ ولایت مصطفےٰﷺ ذات مہدی علیہ السلام میں ختم ہو نے والی صفت یعنی صفت مصطفےٰﷺ ہے جس کا ظہور حضرت مہدی علیہ السلام کی ذات سے ہوا چنانچہ آنحضرت علیہ السلام کا فرمان مبارک ہے آنجا سرتا پا ولایت بود اما رسول خدا با ظہار آں مامور نبود ند بندہ مامور است (رسالہ تسویۃ الخاتمین مجتہد گروہؒ) ترجمہ: وہاں بھی سرتا پا ولایت تھی لیکن رسول خداﷺ اوس کے اظہار پر مامور نہیں تھے بندہ مامور ہے۔ پس حضرت محمد مصطفےٰ رسول اللہ اور حضرت مہدی موعود مراد اللہ صلی اللہ علیہما وسلم دونوں کی صفت ولایت ایک ہے جو حق تعالیٰ سے فیض لینے والی صفت ہے اور حق تعالیٰ کی فیض دینے والی صفت ولایت اللہ صفت اللہ ہے۔]

صورت نہ ہو گی اور آنحضرتﷺ کی اُمت فیض ولایت سے محروم رہے گی، اور ہلاکت سے نہ نکلے گی چنانچہ نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے ''میری اُمّت کیوں کر ہلاک ہو گی میں اس کے شروع میں ہوں عیسیٰؑ اس کے ااخر میں ہیں اور مہدی علیہ السلام میری اہل بیت سے اوس کے درمیان میں ہیں'' اور تمام مشائخینؒ نے اس امر پر اتفاق کیا ہے کہ مہدی موعود علیہ السلام کے زمانے میں حق تعالیٰ کا فیض اہل عالم کے دلوں پر ایسا ہی پہنچے گا جیسا کہ رسول اللہﷺ کے زمانہ میں پہنچا تھا اور خاتم نبوت اور خاتم ولایت کے زمانہ میں انہوں نے کوئی فرق نہیں کیا اور خاتم ولایت کو بھی رحمت للعالمین (تمام جہانوں

کے لئے رحمت) کہا ہے اور اس عقیدہ پر دلائل رسول اللہ ﷺ کے فرامین سے اور کلام خدا سے لاتے ہیں چنانچہ فرمایا نبی ﷺ نے ''میری امت مانند اوس بارش کے ہے جس کی نسبت معلوم نہیں ہوتا کہ اوس کا اول اچھا ہے یا اوس کا آخر''۔ ان خبروں سے انھوں نے حضرت مہدی علیہ السلام کا زمانہ ہی مراد لیا ہے اور بہت سی خبریں اس کے مثل بیان کی گئی ہیں جیسا کہ فرمایا نبی ﷺ نے کہ ''راضی ہوں گے اس سے اہل آسمان اور اہل زمین نہ چھوڑے گا آسمان اپنی بارش کے قطرات سے کچھ مگر اوس کو گرا دے گا اور نہ چھوڑے گی زمین اپنے پودوں سے کچھ مگر اوس کو اگا دے گی یہاں تک کہ زندے مردوں کے بارے میں تمنا کریں گے کہ کاش ان کے مرے ہوئے لوگ زندہ ہوتے'' اور اس زمانے کے علماء اس حدیث کی شرح یوں کرتے ہیں کہ تمام اہل آسمان اور تمام اہل زمین حضرت مہدی علیہ السلام کے گرویدہ ہوں گے اور ایمان لائیں گے آسمان اپنے پانی سے کچھ باقی نہ رکھے گا مگر سب گرا دے گا اور زمین اپنے پودوں سے کچھ نہ رکھے گی مگر سب کو اگا دے گی یہاں تک کہ زندے مردوں کیلئے یہ آرزو کریں گے کہ کاش وہ زندہ ہوتے اور اس حدیث سے مراد یہ لیتے ہیں کہ بارش موافق پڑے گی اور زمین سے تمام قسم کے غلّے اگیں گے جن سے اہل زمانہ اپنے پیٹ بھریں گے اور اپنے مردوں کیلئے آرزو کریں گے کہ کاش وہ بھی زندہ ہوتے اور اپنے پیٹ بھرتے اور اسی اپنی نادانی کے سبب سے کہتے ہیں کہ جو کچھ حدیث میں مذکور ہے سید محمد کے زمانے میں نہیں ہوا اور اسی سبب سے مخالفت کرتے ہیں! اور مطلق غور نہیں کرتے کہ یہ تاویل نص قرآنی سنت الٰہی اور انبیاء علیہم السلام و اولیاءؒ کے احوال کے مخالف ہوتی ہے کیونکہ خدائے تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت مصطفےٰ ﷺ تک کسی بھی نبی کو اسلئے نہیں بھیجا کہ دنیا والے اس کے واسطہ سے دنیا اور اپنے نفس کی مراد حاصل کریں بلکہ انبیاء علیہم السلام کو خدائے تعالیٰ نے اس لئے بھیجا کہ خلق کو دنیا کے بکھیڑوں اور اس کی لذتوں سے باہر کریں اور خدائے تعالیٰ کی طاعت وعبادت کی ترغیب دیں چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''نہیں بھیجے گئے انبیاء علیہم السلام کبھی مگر اسی لئے کہ بھٹکائیں خلق کو دنیا سے خدا کی طرف'' اور حق سبحانہ تعالیٰ اپنے کلام میں خبر دیتا ہے کہ جس کسی زمانہ میں اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو بھیجا تو اوس زمانے کے لوگوں کو بغیر آزمائش کے نہیں چھوڑا چنانچہ فرماتا ہے ''اور نہیں بھیجا ہم نے کسی قریہ میں کوئی نبی مگر یہ کہ اہل قریہ کو مبتلا سختی و مصیبت بھی کیا تا کہ یہ لوگ ہمارے حضور میں گڑگڑائیں'' اور جب انھوں نے جناب باری تعلیٰ میں عاجزی اور زاری نہیں کی اور زاری کرنے اور رسول کی نصیحت پر چلنے سے منھ پھیرے رہے تو حق تعالیٰ نے اونکی مرادوں کے دروازے ان کو ہلاک کرنے کیلئے کھول دیئے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پھر جس مصیبت کے ذریعہ انکو آگاہ کیا گیا تھا جب اس کو بھول بیٹھے تو ہم نے بھی اُن پر ہر طرح کی دنیوی نعمتوں کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ جو نعمتیں اون کو دی گئی تھیں اون کو پا کر خوش ہوئے تو یکا یک ہم نے اون کو عذاب میں دھر پکڑا اور عذاب کا آنا تھا کہ وہ بے آس ہو کر رہ گئے نیز حق سبحانہ تعالیٰ

فرماتا ہے ''اور اگر اللہ اپنے بندوں کے لئے روزی فراخ کردے تو وہ ضرور ملک میں سرکشی کرنے لگیں گے مگر بمقدار مناسب ہر ایک کی جتنی روزی چاہتا ہے اتارتا ہے بیشک وہی اپنے بندوں کے حال کا دانا و بینا ہے'' اور دوسری آیتیں بہت مشہور ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ انبیاء کے بھیجنے میں حکمت وہی ہے کہ لوگوں کو ان کے واسطہ سے خدائے تعالیٰ کی توحید و معرفت حاصل ہو پس یہی ماننا بِالضرور لازم ہوتا ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کو بھی جو تابع تام خاتم الرسل کے ہیں حق سبحانہ وتعالیٰ نے اسی معنی کے لئے بھیجا اور حدیث مذکور کا مطلب یہ ہے کہ تمام فرشتے اور مومنین مہدی علیہ السلام سے راضی ہوں گے اور آسمان و زمین کے رحمت کے دروازے کھل جائیں گے اور قبول کرنے والوں کے دلوں پر فیض الٰہی پورا برسے گا، اور آنحضرت ﷺ ہی کے واسطہ سے مومنوں کے دلوں میں جو توحید و معرفت اور محبت الٰہی کے اسرار ہوں گے ظاہر ہو جائیں گے اس شان سے کہ زندے اپنے مردوں کیلئے یہ آرزو کریں گے کہ کاش کہ وہ بھی حضرت مہدی علیہ السلام کے زمانے میں ہوتے تو ان کو بھی فیض الٰہی پہنچتا اور یہ حدیث تفسیر اوس حدیث کی واقع ہوئی ہے جو اوپر مذکور ہوئی کہ حضرت مصطفےٰ علیہ السلام نے اپنی اُمّت کی تمثیل بارش سے دی اور فرمایا کہ معلوم نہیں ہوتا کہ اول اوس کا خیر ہے یا آخر اور اکثر احادیث و روایات جو حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے حق میں بیان ہوئی ہیں اور ان میں جو علامات و آثار مذکور ہیں وہ سب حضرت سید محمد مہدی علیہ السلام کے صدق پر دلالت کرتی ہیں اور آنحضرت علیہ السلام کے احوال کے ساتھ ان کی موافقت ہی ثابت ہوتی ہے بعضے حدیثوں میں فقط آنحضرت کی ذات کا ذکر ہے اور بعضوں میں آنحضرت علیہ السلام کے ساتھ اصحابؓ کی شان بھی بیان ہوئی ہے۔ چنانچہ فرمایا حضرت رسول ﷺ نے ''بہ تحقیق میں پہچانتا ہوں ایسے لوگوں کو کہ وہ میرے مقام کے ہونگے پس صحابہؓ نے کہا یہ بات کیونکر ہوگی یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ تو خاتم النبین ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں پس آنحضرت نے فرمایا وہ نہ انبیاء ہوں گے نہ شہداء لیکن انبیاء اور شہداء اُن پر رشک کریں گے وہ اللہ کے واسطے آپس میں محبت رکھنے والے ہوں گے''۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوذر غفاریؓ سے فرمایا اے ابوذر کیا تم جانتے ہو کہ میں کس غم میں کس فکر میں ہوں [اس حدیث کو عین القضاۃ ہمدانیؒ زبدۃ الحقائق کی تمہید کی اصل سوم میں لا کر لکھتے ہیں گفت جماعتے از اُمت من مرا معلوم کردند کہ منزلت ایشاں نزد خدائے تعالیٰ ہمچوں منزلت من باشد پیغمبراں وشہیداں راغبطہ از روے مقام در منزلت ایشاں باشد از بہر خدائے بایکدیگر دوستی کنند (ختم الہدیٰ رد ہدیہ مہدویہ صفحہ ۳۲) ترجمہ: فرمایا رسول ﷺ نے ایک جماعت میری اُمت سے مجھے معلوم کی گئی کہ اوس کے افراد کا مقام خدائے تعالیٰ کے پاس مانند میرے مقام کے ہوگا پیغمبر اور شہید اُون کے مقام و منزلت پر رشک کریں گے اور وہ آپس میں اللہ کیواسطے ایک دوسرے سے دوستی رکھیں گے انتہیٰ نیز اسی قسم کی بشارت کا مضمون اس حدیث میں ہے جو بحوالہ مسند امام احمد و ترمذی،

مشکوٰۃ المصابیح میں مذکور ہے۔ **عن علی قال رسول الله صلی الله علیه و سلم وَ من اجنی و اجب هٰذین و اباهما و امهما کان معوفی درجة یوم القیمة** ۔ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے دوست رکھا مجھے اوران دونوں (حسنؓ وحُسینؓ) کو اوران کے باپ اور ماں کو تو ہوگا وہ میرے ساتھ میرے درجہ میں قیامت کے دن انتہیٰ ان بشارات سے یہ لازم نہیں آتا کہ جس کو یہ بشارت ملی ہے وہ آنحضرتﷺ کے برابر سمجھا جائے چنانچہ اسی وسوسے کی بناء پر صاحب ہدیہ نے حدیث **انی لا عرف اقواما** کو بے اصل کہا ہے تتمہٗ باب اوّل ہدیہ مہدویہ میں اس کا قول مذکور ہے حالانکہ حدیث صحیح ترمذی سے حدیث مذکور کی موافقت اور عین القضاۃ ہمدانیؒ کے قول سے اس حدیث کا محققین امت کے پاس صحیح ہونا ثابت ہے (مترجم)] اورکس شئی کی طرف میرا اشتیاق ہے پس اصحاب نے عرض کیا، یا رسول اللہﷺ ہم کو اپنے غم وفکر سے آگاہ فرمائیے پھر آپﷺ نے فرمایا آہ میرے بھائیوں کی ملاقات کا شوق ہے جو میرے بعد ہونے والے ہیں کہ اُنکی شان انبیاء کی شان ہوگی اور وہ اللہ کے پاس شہیدوں کے ہمدرجہ ہیں خدائے تعالٰی کی خوشنودی کیلئے وہ اپنے ماں باپ بھائیوں بہنوں اور بچوں سے تک گریز کریں گے، اپنا سب مال ومتاع اللہ کے واسطے چھوڑ دیں گے اور اپنے نفوس کو تواضع سے گرائے رہیں گے شہوتوں اور فضولیات دُنیا میں نہ ڈوبیں گے مسجدوں میں رہا کریں گے (اپنے نقصان باطنی سے جو سیر الی اللہ میں محوں ہو) مغموم (اور سیر فی اللہ میں تجلّی کے فراق سے) محزون رہیں گے اللہ کی محبت (دلوں میں جاگزیں ہونے) سے ان کے دل اللہ ہی کی طرف ہوں گے اوران کا آرام اللہ ہی (کے قرت) سے ہوگا اوران کا ہر کام اللہ کے لئے ہوگا۔ یہ حدیث تمہید میں مذکور ہے اور بہت بزرگیاں اور نوازشات اس گروہ کے حق میں (رسول اللہﷺ نے) بیان فرمائے ہیں اور بعد اس کے فرمایا اے ابوذر میں ان کا ان کے ملنے کا مشتاق ہوں پھر آپ نے تھوڑی دیر اپنا سر جھکالیا پھر آپ سر اٹھائے اور روئے یہاں تک کہ آپﷺ کی آنکھوں سے آنسوں رواں ہوئے پھر آپﷺ نے فرمایا آہ مجھے اُن کی ملاقات کا شوق ہے اور فرمانے لگے اے پروردگار تو ان کی حفاظت فرما اوراون کو اونکے دشمنوں پر فتح دے اور قیامت کے دن ان سے میری آنکھیں ٹھنڈی کر پھر آنحضرتﷺ نے یہ آیت پڑھی (ترجمہ) آگاہ ہو کہ اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی خوف طاری ہوتا ہے اور نہ اونکو (دُنیا کا) کوئی غم ہوتا ہے۔ اور دوسری حدیثوں میں مہدی علیہ السلام کے حق میں یہ بھی مذکور ہے فرمایا نبی علیہ السلام نے دنیا کی مدت پوری نہ ہوگی یہاں تک کہ بھیجے اللہ میرے اہل بیت سے ایک شخص کو جو میرا ہم نام ہوگا بھردے گا زمین کو عدل وانصاف سے جیسی کہ بھری ہوگی جور وظلم سے اور حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے، کہا انہوں نے میں نے سنا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے کہ مہدی میری عترت سے فاطمہ کی اولاد سے ہے روایت کی اس کو ابوداؤد نے اور ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہا انھوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے مہدی مجھ سے ہے روشن پیشانی ، بلند بینی اور پیوستہ ابرو والا ۔ نیز حضرت ابوسعید خدریؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں حضرت مہدی علیہ السلام کے بارے میں کہ آئے گا مہدی علیہ السلام کے پاس ایک شخص اور کہے گا اے مہدی علیہ السلام مجھے عطا کیجئے پس وہ اتنا دیگا کہ وہ اٹھا سکے ۔ بعضوں نے اس حدیث کے بارے میں بندگی میراں سید محمد مہدی موعود علیہ السلام سے سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے جواب میں یہ بیت ارشاد فرمایا ۔

(مفہوم بیت)

اے بے خبر جہان معنیٰ

کیا تجھ سے کروں بیان معنیٰ

نیز حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہا انھوں نے ذکر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بلا کا کہ اس اُمّت پر پڑے گی یہاں تک کہ کوئی شخص نہیں پائے گا کوئی جائے پناہ جہاں قرار لے پس بھیجے گا اللہ ایک شخص کو میری عترت سے میری اہل بیت سے پس بھر جائے گی اوس کے ذریعہ زمین عدل وانصاف سے جیسی کہ بھری ہوگی جور وظلم سے اور دوسری خبریں بہت ہیں جن میں سے بعضوں میں تعارض اور اختلاف بھی واقع ہوا ہے اور علمائے سلف نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ جو خبریں حضرت مہدی علیہ السلام کے حق میں وارد ہوئی ہیں اور یہ تواتر کو پہنچی ہیں چنانچہ محدثین نے کہا ہے پے در پے آئی ہیں خبریں اور پہنچی ہیں اپنے راویوں کی کثرت کیساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مہدی علیہ السلام کے حق میں نیز محدیثین نے کہا ہے نہیں ہے کوئی اختلاف مہدی کی آمد کے بارے میں اختلاف علامات اور آنحضرت کی جائے پیدائش میں ہے چنانچہ بعضوں نے کہا ہے کہ نبی ﷺ سے مروی ہے کہ مہدی علیہ السلام کا مقام پیدائش کابل یا ہند ہے اور کہا ہے بیہقیؒ نے اپنی کتاب شعب الایمان میں اختلاف کیا لوگوں نے مہدی علیہ السلام کے بارے میں تو توقف کیا ایک جماعت اور علم (حقیقی کو) اس کے عالم پر رکھ چھوڑا اور اعتقاد رکھا کہ مہدی ایک شخص اولاد فاطمہؓ بنت رسول اللہ ﷺ سے ہیں جو آخر زمانے میں نکلیں گے اور بعض روایتیں جو مہدی علیہ السلام کے حق میں آئی ہیں ان میں اکثر کا ذکر صاحب [حضرت بندگیمیاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے فتوحات مکیہ کی عبارت جو یہاں نقل فرمائی ہے اس پر مصنف ہدیہ مہدویہ نے یہ اعتراض کیا ہے کہ اس عبارت میں تحریف کی گئی ہے اس کے مہمل اعتراضات کی تفصیلی جوابات ختم الہدیٰ اور کحل الجواہر میں مرقوم ہیں یہاں صرف اتنا بتا دینا ضروری ہے کہ معترض کے پیش نظر جو نسخہ فتوحات کا تھا خود اسی میں تحریف وتصرف اور الحاق کا ثبوت معترض کی پیش کردہ عبارت ہی سے ملتا ہے چنانچہ اس نے لکھا ہے کہ تحریف یازدہم یہ کہ بعد یعینونہ علی ما قدرہُ اللہ کے اس قدر عبارت

حذف کردی ینزل علیہ عیسیٰ ابن مریم بالمنارۃ شرقی دمشق الخ۔اس تمام عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مہدی موعود علیہ السلام کی موجودگی میں منارہ بیفا شرقی دمشق پر نازل ہوں گے پھر نمازوں میں وہی امام ہوں گے صلیب کو توڑیں گے خنزروں کو قتل کریں گے اوران کی موجودگی میں امام مہدی علیہ السلام وفات پائیں گے الخ یہ مضمون شیخ اکبرؒ کے عقیدہ اوران کے مسلمات کے بالکل برخلاف ہے حضرت مہدی علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک زمانے میں ہونا شیخ اکبرؒ کے کلام سے قطعاً ثابت نہیں ہوتا بلکہ فتوحات وغیرہ میں اونکے اقوال سے ہی ثابت ہوتا ہے کہ مہدی علیہ السلام خاتم الولایت مقیدہ محمدیہ ﷺ ہیں ان کی شان میں رسول اللہ ﷺ یقفو اثری ولا یخطی فرمایا ہے اور حضرت رسول اللہ ﷺ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیانی زمانے میں مبعوث ہوں گے ان کی بعثت کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول تک بے شمار اشخاص صاحبان مقامات انبیاء و اولیاء پیدا ہوں گے بالآخر خاتم ولایت مطلقہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے]فتوحات (شیخ محی الدین ابن عربیؒ) نے اپنی کتاب میں کیا ہے چنانچہ کہا ہے آگاہ رہو بے شک اللہ کا ایک خلیفہ ہے جو نکلے گا آخر زمانے میں جب کہ زمین جور وظلم سے بھری ہوگی پس وہ اس کو عدل وانصاف سے بھر دے گا اور مشابہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اخلاق میں روشن پیشانی بلند بنی اور پیوستہ ابرو والا ہوگا مال سویت سے تقسیم کرے گا رعیت میں فرمائے گا اور جھگڑے چکائیگا دین کے ضعف کے وقت اس کا ظہور ہوگا اللہ اس کے ذریعہ ہر اوس فتنہ کو دفع کرے گا جو قُرآن کے ذریعہ دفع نہ ہوگا ایک شخص شام کو آئے گا اوسکے پاس اس حال میں کہ جاہل بخیل اور ڈرپوک ہوگا تو صبح کرے گا اس حال یہ سب سے بڑھ کر عالم اور سب سے بڑھ کر سخی ہوگا اور سب سے بڑھ کر بہادر ہوگا۔مدد الٰہی اوس کے سامنے چلے گی اس خلیفہ کی حیات پانچ یا سات یا نو سال ہوگی۔رسول اللہ کے قدم بقدم چلے گا خطا نہیں کرے گا اوسکے لئے ایک فرشتہ ہوگا جو اوس کو راہ راست پر چلائے گا اور وہ اوسکو نہ دیکھے گا اور وہ کرے گا وہی جو کہے گا اور کہے گا وہی جو جانے گا اور جانیگا وہی جو سمجھے گا اور سمجھے گا وہی جو دیکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو ایک رات (یعنی نبوت کا ختم ہونے اور ولایت کا دن شروع ہونے کی درمیانی رات میں) آراستہ کردے گا وہ عزت دے گا اسلام کو بعد اس کی ذلّت کے اور زندہ کرے گا اوس کے آثار کو بعد اس کی موت کے پس ظاہر ہوگا دین جیسا کہ ہے وہ فی نفسہ اور وہ اٹھائے گا مذاہب کا اختلاف پس باقی نہ رہے گا مگر دین خالص اور اس سے عامتہ المسلمین خوشحال ہوں گے اونکے خوائص سے بڑھ کر اور عارفان باللہ ہی جو اہل حقائق سے ہونگے اوس سے بیعت کریں گے شہود وکشف اور اور اللہ کی طرف سے اوسکی معرفت پا کر اوس کے ہمراہ مردان ربّانی ہوں گے جو اوسکی دعوت کو قائم کریں گے اور اوس کے مددگار رہیں گے اور وہی وزراء ہوں گے جو اوسکی مملکت کے اثقال کے حامل ہو کر اوس کے معاون رہیں گے۔

(مفہوم اشعار)

سنو ختم الولی ہووے گا موجود
امام عارف جب ہوگا مفقود
وہی مہدی ہے سید آل احمد
وہ تیغ ہند کفر اوس سے ہونا بود
وہ ہے خورشید ہر ظلمت کا دافع
وہ ہے باراں بہاری جب کرے جود

اب اس کا زمانہ آچکا ہے اوراوس کا وقت تم پر سایہ فگن ہے اور چوتھا قرن جو لاحق تین قرون ماضیہ یعنی قرن رسول اللہ ﷺ پھراس کے قریب کے قرن سے ظاہر ہو چکا ہے الخ اور وزراء مہدی علیہ السلام کی صفت میں صاحب فتوحات کہتے ہیں اور وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ کے قدم بقدم ہوں گے سچ کر دکھائیں گے جو اللہ سے عہد کریں گے اور وہ عجمی ہوں گے اونمیں عربی (بلحاظ وطن) کوئی نہ ہوگا اور گفتگو نہ کرین گے مگر عربیت (قال اللہ وقال رسول اللہ ﷺ) ہی کے ساتھ اون کا ایک پاسبان ہوگا جو اونکی جنس سے نہ ہوگا کبھی اوس نے اللہ کی نافرمانی نہ کی ہوگی اور وہ اخص وزراء افضل اُمناء ہوگا اس لئے کہ مہدی علیہ السلام حجتہ اللہ ہوکر آئیں گے اہل زمانہ پر اور یہی وہ درجہ ہے جس میں انبیاء کے ساتھ مشارکت واقع ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی طرف سے فرمایا ہے کہ بلاتا ہوں میں اللہ کی طرف بینائی پر اور وہ بھی (بلائے گا) جو میری اِتباع کرے گا پس مہدی علیہ السلام آنحضرت ﷺ کی اِتباع کرنے والوں میں (خاص تابع تام) ہیں کیونکہ آنحضرت ﷺ سے دعوت الی اللہ میں خطا نہیں ہوئی پس آپ کے اس متبع (تابع خاص) سے بھی خطا نہ ہوگی اس لئے کہ وہ آنحضرت ﷺ کے قدم بقدم رہیں گے اور ایسا ہی حدیث میں بھی آیا ہے صفت مہدی علیہ السلام میں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ میرے قدم بقدم رہے گا اور خطا نہ کرے گا اور یہ درجۂ عصمت ہے دعوت الی اللہ میں جس کے بہت سارے اولیاء اللہ بلکہ سب کے سب خواستگار رہے پس یہ مہدی علیہ السلام ہی کی شان ہے کہ غصہ نہ کریں گے مگر اللہ کے واسطے بخلاف اوس شخص کے جو غضب میں آتا ہوا پنی خواہش نفس کے لئے اور اپنی غرض کی مخالفت پر۔ اور مہدی علیہ السلام نہ جائیں گے علم قیاس کو تاکہ اوس کے ذریعہ جواب دیں (اور علماء ظاہری کو ملزم گردانیں) پس مہدی علیہ السلام حکم نہ کریں گے مگر اسی بات کا جس کو ظاہر کردے اون پر فرشتہ اللہ کی طرف سے جس کو اللہ تعالیٰ بھیجے گا تاکہ وہ مہدی علیہ السلام کو راہ راست پر رکھے اور وہ جو مہدی حکم کریں گے وہی شرع حقیقی محمدی ہوگا ایسا کہ اگر محمد ﷺ زندہ ہوتے اور آپ کے پاس پیش کیا جاتا وہ مقدمہ تو نہ حکم فرماتے اوس میں

مگر ساتھ اوسی امر کے جس کا حکم کرتا ہو یہ امام پس اللہ ہی اوس کو اس بات سے آگاہ کرے گا کہ وہی حکم شرع حقیقی محمدی ہے پس امام مہدی علیہ السلام پر علمِ قیاس حرام ہوگا ایسی قطعی دلیلوں کے ساتھ ہونے سے جو اللہ کی بخشش سے اسکو ملیں گی اور اسی لئے نبی ﷺ نے مہدی علیہ السلام کی صفت میں فرمایا ہے کہ وہ میرے قدم بقدم ہوگا اور خطا نہیں کرے گا پس ہم نے پہچان لیا کہ مہدی علیہ السلام متبع (نبی ﷺ کی شریعت میں اتباع کرنے والے) ہیں مشرع (نئی شریعت لانیوالے) نہیں۔ نیز کہا ہے کہ جو علم مہدی علیہ السلام کو ہوگا اصحاب رسوم (ظاہر پرست علماء) میں سے کسی کو نہ ہوگا (وہ قول صاحب فتوحات کا یہ ہے) اور اصحاب رسوم (ظاہر پرست علماء) کیلئے یہ مرتبہ نہیں اس لئے کہ اون کا علم حاصل کرنا مرتبہ اور حکومت کی محبت سے اور اللہ کے بندوں پر پیش قدمی حاصل کرنے کیلئے ہوتا ہے اور اس غرض سے کہ عوام ان کے محتاج ہوں پس نہ تو وہ خود ہی نجات پا سکتے اور نہ ان کے ذریعہ کسی کو راہ نجات مل سکتی۔ یہ حالت تو ان فقہاء زمانہ کی ہے جو منصبوں یعنے قضاءت عدالت کو توالی اور مدرسی کی رغبت رکھتے ہیں اب رہے ان میں جو امتیاز رکھنے والے ہیں خالص دینداری کے ساتھ یعنی شیوخ وقت تو وہ اپنے گوشہ ہائے عافیت میں جمع رہتے ہیں لوگوں کو کوری نظر سے عاجزی اور پارسائی کے انداز میں دیکھتے ہیں اور اپنے ہونٹوں کو ذکر کیساتھ حرکت دیتے رہتے ہیں تاکہ انکی طرف دیکھنے والا یہ جانے کہ وہ ذکر میں مشغول ہیں اور اپنے کلام میں بات بات پر تعجب کرتے اور بات بات پر زور دیتے ہیں نفس کی سرکشی اور خود پسندی کی صفت ان پر غالب ہوجاتی ہے ان کے دل بھیڑیوں کے دل ہیں اللہ اُن کی طرف نہیں دیکھتا یہ حال علماء میں امتیاز رکھنے والوں کا ہے جو شیاطین کے ہمنشین ہیں اللہ کو ان سے کوئی سروکار نہیں ظاہراً نرم مزاجی سے بکری کی پوستین پہنے ہوئے ہیں بظاہر برادر بباطن ستم گر ہیں جب نکلیں گے امام مہدی علیہ السلام تو نہ ہوگا کوئی ان کا کھلا دشمن سوائے فقہاء کے خصوصاً کیونکہ نہ انکی ریاست باقی رہے گی اور نہ عوام میں ان لوگوں کی شہرت رہے گی بلکہ ان کا علم ہی باقی نہ رہے گا جس سے حکم کریں مگر بقدر قلیل اور اٹھ جائے گا عالم سے بر اختلاف جو واقع ہوا ہے احکام میں اس امام کے وجود سے اور اگر تلوار اس کے ہاتھ میں نہ ہو تو فقہاء اوس کے قتل کا فتویٰ دے دیں اور جب وہ حکم کرے ان کے مذہب کے خلاف تو اون کا یہ اعتقاد ہوگا کہ وہ گمراہی پر ہے اس حکم میں کیونکہ وہ معتقد اس بات کے ہوں گے کہ اجتہاد کا زمانہ ختم ہو چکا ہے اور یہ انکا عقیدہ ہوگا کہ اون کے ائمہ کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں پایا جائے گا جو اجتہاد کا درجہ رکھتا ہو رہا وہ شخص جو اللہ کی طرف سے معرفت پانے کا دعویٰ کرے احکام شرعیہ کی موافقت کے ساتھ تو وہ اونکے نزدیک دیوانہ فاسد الخیال ہے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں کریں گے ہاں اگر وہ صاحب دولت ہو یا صاحب سلطنت ہو تو ضرور فقہا اوس کے مطیع و منقاد ہوں گے بظاہر محض اوسکے مال کی رغبت میں یا اوسکی سلطنت کے خوف سے اور دوسری حدیثیں اور روایتیں جو حضرت مہدی علیہ السلام کے حق میں ثابت ہوئی ہیں کتب اسلاف میں بہت ہیں مگر تحریر کی درازی کے لحاظ سے

اختصار سے کام لیا گیا اور چند کلمات کتابت میں لائے گئے ہیں اون اشخاص کی تسلی خاطر کے لئے جو حضرت مہدی علیہ السلام کی صحبت سے مشرف نہیں ہوے اور بیان قرآن اور حجت مہدیت انخضرت علیہ السلام کی زبان سے نہیں سنے ہیں کیونکہ حق تعالیٰ نے اپنے کلام میں یہ خبر دی ہے (ترجمہ آیت) ''پھر تحقیق ہمارے ذمہ ہے بیان اوس کا'' یعنی بیان قرآن کا زبان مہدی علیہ السلام سے اور دوسری آیتوں کو بھی آنخضرت علیہ السلام نے حجت میں پیش فرمایا چنانچہ فرمایا حق سبحانہ تعالیٰ نے (ترجمہ آیت) ''کیا پس وہ شخص جو ہو روشن دلیل پر اپنے پروردگار کی طرف سے اور اس سے پہلے کتاب موسیٰ جو امام و رحمت ہے یہ سب ایمان لاتے ہیں اوس پر اور جو کوئی انکار کریگا اوس کا فرقوں میں سے تو دوزخ اس کا ٹھکانہ ہے پس مت ہو تو اے محمد ﷺ شک میں اس سے بیشک وہ حق ہے تیرے رب کی طرف سے مگر بہت لوگ اوس پر ایمان نہیں لائیں گے''۔ یہ آیت اس آیت تک ہے (ترجمہ آیت) ''مثال میں دونوں فریق اندھے اور بہرے اور دیکھنے والے اور سننے والے کے مانند ہیں کیا دونو تمثیل میں برابر ہوں گے پھر کیا تم نصیحت نہ پکڑو گے'' اور دوسری ایت یہ ہے (ترجمہ آیت) ''کہد وا ے محمد ﷺ یہ میرا راستہ ہے بلاتا ہوں اللہ کی طرف بینائی پر میں اور وہ بھی (بلائے گا) جو میرا تابع تام ہوگا اور پاک ہے اللہ اور میں مشرکین سے نہیں ہوں'' نیز یہ (آیت ترجمہ) ''کہدے کونسی چیز گواہی کے لحاظ سے بڑی ہے کہہ کہ تمہارے اور میرے درمیان خدا گواہ ہے اور وحی کیا گیا ہے میری طرف یہ قرآن تا کہ تم کو ڈراوں اس کے ذریعہ اور وہ بھی ڈرائے گا جو (میرے مقام و مرتبہ کو) پہنچے''۔ نیز یہ آیت (ترجمہ) ''اے محمد ﷺ اگر وہ تم سے حجت کریں تو کہد و کہ میں نے اللہ کے آگے اپنا سر تسلیم خم کر دیا ہے اور وہ بھی جو میرا تابع ہے'' اور ایک آیت یہ ہے (ترجمہ) ''اور اسی طرح بھیجا ہم نے تیری طرف روح کو اپنے حکم سے اس سے پہلے تو جانتا نہ تھا ایمان کو مگر ہم نے اس روح کو نور کیا کہ ہم دکھاتے ہیں راہ راست اوس نور سے جس کو چاہیں اپنے بندوں میں سے اور بے شک تو سیدھی راہ کی طرف رہبری کرتا ہے'' اور ایک آیت یہ ہے (ترجمہ) ''پھر وارث بنایا ہم نے اس کتاب کا اپنے بندوں میں سے اون لوگوں کو جن کو ہم نے چن لیا پھر بعض تو ان میں سے اپنے نفس پر ظلم کرنیوالے ہیں اور بعض میانہ رو ہیں۔ اور بعض نیکیوں میں سابق ہیں حکم سے اللہ کے اور وہی ہے جو بڑی بخشش (اللہ کی) ہے بہشت کے باغ ہیں جن میں داخل ہوں گے اور سونے اور موتی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا لباس ان بہشتوں میں ریشمی ہوگا وہ کہیں گے سب تعریف اللہ کے لئے ہے کہ اوس نے ہم سے رنج دور کیا بے شک ہمارا پروردگار بڑا ہی بخشنے والا اور قدردان ہے جس نے اپنے فضل سے ہم کو ٹھیرنے کی ایسی جگہ دی جہاں کہ ہم کو کسی طرح کی تکلیف اور تھکان نہیں'' اور ایک آیت یہ ہے (ترجمہ) ''بیشک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں اور دن رات کے ردّ و بدل میں سمجھنے کیلئے قدرت خدا کی بہتری نشانیاں ہیں ان عقلمندوں کیلئے جو کھڑے بیٹھے اور لیٹے خدا کو یاد کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی

ساخت میں غور کرتے ہیں (اور بے اختیار بول اٹھتے ہیں کہ) اے پروردگار تو نے اس (کارخانۂ عالم) کو بیکار نہیں بنایا تیری ذات پاک ہے پس ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا اے پروردگار تو نے جسے آگ میں ڈالا پس تو نے اوسکو رسوا کیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ اے پروردگار ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا کہ وہ ایمان کی منادی کر رہا تھا کہ تم اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لائے پس اے پروردگار ہمارے گناہوں کو معاف کر اور ہم سے ہماری برائیوں کو دور کر اور نیکوں کے ساتھ ہمارا خاتمہ کر۔ اے پروردگار ہم کو وہ نعمت عطا فرما جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے اپنے رسولوں کے ذریعہ اور قیامت کے دن ہم کو رسوا نہ کر بیشک تو وعدہ خلافی کرنے والا نہیں پس قبول فرمائی ان کی دعا ان کے رب نے کہ بے شک میں ضائع نہیں کرتا کسی عمل کرنے والے کے عمل کو مرد ہو یا عورت تم سب ایک دوسرے کی جنس ہو تو جن لوگوں نے اپنے دیس چھوڑے اور نکالے گئے اپنے گھروں سے اور ستائے گئے میری راہ میں اور لڑے اور مارے گئے ضرور میں دور کردوں گا ان سے ان کے گناہ اور ضرور ان کو داخل کروں گا ایسے باغوں میں کہ بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں۔ یہ بدلہ ہے اللہ کے ہاں سے اور اللہ ہی کے پاس اچھا بدلہ ہے"۔ ایک اور آیت یہ ہے (ترجمہ) "وہی ہے جس نے بھیجا اُمّیوں (ان پڑھ لوگوں) میں ایک پیغمبر ان ہی میں سے جو اُن پر پڑھتا ہے اوس کی آیتیں اور ان کو پاک کرتا ہے اور ان کو قرآن اور حکمت سکھا تا ہے اور اس سے پہلے تو یہ لوگ کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے اور ان میں سے آخرین [مولف رسالہ ہژدہ آیات حضرت میاں عبدالغفور سجاوندیؒ نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے **روی عن المهدی الموعودؑ انه قال ان الله تعالیٰ امرلی ان المراء من قولهٗ تعالیٰ و آخرین منهم قومک فقط ومن الرسول منهم ذاتک !الخ** (ترجمہ) حضرت امام مہدی موعود علیہ السلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم فرمایا ہے کہ آخرین منہم (ان میں کے رسول) سے مراد تیری ذات ہے (رسالہ ہژدہ آیات مطبوعہ صفحہ ۴۶) اس آیت شریفہ میں رسول مقدر فی الاخرین سے مُرادذاتِ مہدی علیہ السلام ہونا مضمون آیت اور بیان حضرت مہدی علیہ السلام دونوں سے روز روشن کی طرح ظاہر ہے باوجود اس کے حضرت مہدی موعود خلیفۃ اللہ خاتم ولایت محمدیہ مراد اللہ کو رسول یا پیغمبر کہنا جائز نہیں ہے کیونکہ رسول یا پیغمبر وہی خلیفۃ اللہ کہلاتا ہے جو جدید کتاب یا جدید شریعت لائے خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ رسول اللہ ﷺ کی شریعت آخری شریعت اور ان کی کتاب آخری کتاب ہے اس واسطے اللہ کے آخری خلیفہ مہدی موعود جو منصب ختم ولایت محمدی ﷺ پر مامور ہوئے اور مظہر خاص ولایت محمدی ہوئے آپ کا لقب مُراد اللہ ہوا ہے یعنی کائنات کی تخلیق سے مُرادِ الٰہی جو ولایت محمدی ﷺ کا ظہور تھا اس کی تکمیل آنحضرت ﷺ کی ذات سے ہوئی ہے اسی وجہ سے محققین نے آنحضرت کو مراد اللہ کہا ہے اور اس باب میں کہ خاتم الانبیاء اور خاتم الاولیاء علیہما الصلوٰۃ والسلام کے بعد کسی کو رسول و پیغمبر یا نبی و ولی کہنا جائز نہیں ہے

حضرت مہدی علیہ السلام کا صاف وصریح فرمان منقول ہے نقلست حضرت میراں فرمودند بعد دعوت خاتمین اسم انبیاء اولیاء ختم شد کہ را انبیاء واولیاء گفتہ نشودلیکن مقامات ودرجہ انبیاء واولیاء درگروہ بندہ تا قام قیامت وجاریست (از بیاض حضرت میاں سید اسحاقؒ بن حضرت میراں سید یعقوب توکلیؒ) ترجمہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ خاتمین (محمدیﷺ و مہدی علیہ السلام) کی دعوت کے بعد انبیاء اور اولیاء کا نام ختم ہو چکا اور کسی کو انبیاء اور اولیاء نہیں کہا جائے گا لیکن انبیاء اور اولیاء کے مقامات اور درجات اس بندہ کے گروہ میں قیامت قائم ہونے تک جاری ہیں (مترجم)] (دوسروں) میں پیغمبر یعنی اپنا خلیفہ بھیجے گا جو ابھی ان سے نہیں ملے اور وہی زبردست حکمت والا ہے یہ اللہ کا فضل ہے دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے'' اور دوسری بہت آیتیں ہیں جو حضرت مہدی علیہ السلام کے صدق پر دلالت کرتی ہیں اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے اقوال بھی بے شمار ہیں جو آنحضرت علیہ السلام کی مہدیت کے ثبوت میں اور اس کی صحت کے گواہ ہیں چنانچہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہ کا یہ منظوم کلام اسی معنی میں یہ آیا ہے [اس زبردست پیشین گوئی سے ہمارے مہدی علیہ السلام کے دعوے کی صحت وثبوت اظہر من الشمس ہے اس لئے کہ تاریخ کے ملاحظہ سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ ترکوں کی جیش کشی کا زور آٹھ سو ہجری سے شروع ہوا ۸۵۷ھ میں قسطنطنیہ فتح ہوگیا اور اسی زمانہ میں خلیفاء بنی عباس کے بادشاہان جو آل ہاشم سے تھے ذلیل وخوار ہوئے چنانچہ علامہ سیوطی نے ان کے آخری خلیفہ کا ذکر جو کیا ہے ۹۰۳ھ پر وفات پایا ہے اس کے بعد ان کی خلافت کا بھی خاتمہ ہوگیا پس ۹۰۵ھ میں ہمارے مہدی علیہ السلام کی دعوت ہے جو آل رسولﷺ اور اولاد علیؓ سے ہیں اور رسول اللہﷺ کے ہمنام ہیں چنانچہ منکم وسمی کے لفظ سے واضح ہے پس یہ اشعار ہمارے مہدی علیہ السلام کی صدقیت کی بڑی دلیل ہیں]

(مفہوم اشعار)

عزیزو! ترک جب چھا جائیں پڑ کر
تو قائم ہوگا مہدی عدل پرور
سلاطین ہاشمی ظالم جو ہوں گے
مٹیں گے ظلم سے باحال ابتر
چھچورا عقل کا معذور لڑکا
کیا جائے گا بیعت ان میں آخر

وہیں اک قایم حق تم سے ہوگا
عمل حق پر کرے گا حق کو لاکر
فداہوں اس پہ ہمنام نبیؐ ہے
مرے لڑکو نہ چھوڑو اُوسکو پاکر

کافی ہے ہمارے لئے اللہ اور وہ بہتر کارساز و بہتر مددگار ہے۔

فقط محمود

(ماخوذ از مکتوب ملتانی مطبوعہ صفحہ ۶۷) مترجم

المرقوم ۹/رجب المرجب ۱۳۸۳ھ

روز سہ شنبہ

راقم:

(فقیر حقیر سید خدا بخش رشدیؔ مہدوی)

ابن

حضرت مولانا میاں سید دلاور عرف گورے میاں صاحبؒ

مکان نمبر ۴۰-۶-۱۵ اپٹھان واڑی بیگم بازار

دار الاشاعت هذا کے معاونین کو بلاهدیه